کرامات شیخ الاسلام امام محمد انوار اللہ فاروقی بانی جامعہ نظامیہ

مولوی محمد یوسف اشرفی نظامی صاحب
متعلم فاضل سوم، جامعہ نظامیہ حیدرآباد

تمہید: کرامات اولیاء کا انکار دراصل ولایت کا انکار ہے اور ولایت کا انکار گمراہی ہے اور دور حاضرہ ماڈیات کی زد میں ہے اسی لئے مادہ پرستوں کو ممکن ہے کرامات کے باب سے دلچسپی نہ ہو لیکن روحانیات کے دلدادگان کے لئے تو ایمان کی لذت تب محسوس ہوتی ہے جب محبوبانِ خدا کے کمالات و کرامات کا بیان کانوں میں گونجتا ہے اور کرامات کے دلائل و مسائل قرآن و حدیث کا ایک واضح باب ہے۔ کتاب اور سنت اولیاء اللہ کے ہاتھ کرامات سے اور خلاف عادت افعال کے درست ہونے پر ناطق ہیں۔ (مطلب قرآن کریم اور سنت میں اولیاء اللہ کی کرامات سے اور خلاف عادت افعال کا ثبوت موجود ہے)۔ ان کا انکار حقیقت میں نصوص کا انکار ہے۔

آیات قرآن:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۔ (پارہ ۳، سورۃ ال عمران، آیت ۳۷)

ترجمہ: جب (حضرت) زکریا (علیہ السلام) اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے کہا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے۔"

فائدہ: بے موسم میوہ حضرت بی بی مریم رضی اللہ عنہا کو حاصل ہونا، یہ انکی ایک کرامت ہے اور یہ ظاہر ہے بی بی مریم اللہ تعالیٰ کی ولیہ تھیں۔

روح جسم سے علیحدہ ہونے کے بعد بھی باقی رہتی ہے، وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۔ (پارہ ۲۔ سورۃ البقرۃ، آیت ۱۵۴) ترجمہ: راہ خدا میں جو قتل کئے جاتے ہیں ان کو مردہ نہ کہو۔

روح پر موت کا اثر مرتب نہیں ہوتا۔ روح بدن سے فنا ہونے کے بعد بھی باقی رہتی ہے وہ بدن کی طرح عرض نہیں بلکہ بذاتہ قائم ہے وہ خود کو اور اپنے خالق کو پہچانتی ہے۔ معقولات کا ادراک کرتی ہے۔ مومنین کے ارواح اجسام نورانی ہیں اور اپنے حسن عمل سے لذت اندوز ہوتی ہیں اور نعیم جنت کے ادراک سے خوش حال رہتی ہیں۔ اس لئے اہل سنت و جماعت کے نزدیک وفاتِ اولیاء کے بعد بھی ان کی کرامات ظاہر ہوتی ہیں۔ اس مضمون میں حضرت شیخ الاسلام عارف باللہ عاشق رسول اللہ امام محمد انوار اللہ فاروقی بانی جامعہ نظامیہ علیہ الرحمۃ والرضوان کے کرامات ذکر کئے جاتے ہیں۔

اقسام کرامات: کرامات کے تعلق سے عمدۃ المحققین حضرت علامہ عبد الحمید رحمۃ اللہ علیہ سابقہ شیخ الجامعہ جامعہ نظامیہ اپنی کتاب معارف الانوار میں رقم طراز ہیں:۔

کرامات کی دو قسمیں ہیں:۔ حسّی، معنوی، عام لوگ حسی کرامات اور صاحب کرامات کو ولی سمجھتے ہیں حالانکہ معنوی کرامات خاص اہل اللہ میں موجود رہتی ہے جن میں سب سے زیادہ بزرگ کرامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ سے آداب شریعت کی حفاظت کرائے اور اخلاق کریمہ پر عمل کرنے اور بُری باتوں سے بچنے کی توفیق دے واجبات اور سنن کی بروقت ادائی کا اس کو خوف رہے، خیرات وصدقات کی طرف سبقت کرے، حسد اور ہر بُری صفت سے قلب کو پاک کرے اعمال صالحہ سے آراستہ ہو، محققین کے نزدیک یہ ایسی کرامت ہے جس میں مکر واستدراج کو دخل نہیں ۔(معارف الانوار ص 42,41)

یقیناً حضرت شیخ الاسلام علیہ الرحمۃ والرضوان کی زندگی میں یہ جملہ مذکورہ امور بدرجہ اتم موجود تھے، اس کرامت معنوی کے ساتھ حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ سے زندگی کے بعد بھی کرامت حسی کا ظہور ہوا۔ کرامت حسی کا ظہور صاحب کرامت کے عند اللہ کرام واعزاز کی دلیل ہے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آمد کا استقبال

یہ واقعہ جس سے حضرت شیخ الاسلام امام محمد انوار اللہ فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کی زبردست روحانیت اور عاشق رسول ہونے کا ثبوت ملتا ہے جس کو بحر العلوم رشید پاشاہ رحمۃ اللہ علیہ سابق امیر جامعہ جامعہ نظامیہ نے ایک مرتبہ جلسہ تقسیم اسناد میں بیان فرمایا تھا اور اس کی تصدیق حسینی عرف عارف پاشاہ (سجادہ نشین قطب دکن حضرت یحییٰ پاشاہ رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمائی ہے واقعہ اس طرح ہے کہ قطب دکن حضرت یحییٰ پاشاہ رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ ذکر واشغال میں مراقب تھے کہ اچانک کھڑے ہوگئے اور ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ اپنے صاحبزادوں کو طلب فرمایا اور کہا کہ فوری معلوم کرو کہ مولانا محمد انوار اللہ فاروقی کا مزاج کیسا ہے؟ ان دنوں مولانا کی علالت کا سلسلہ چل رہا تھا، صاحبزادوں نے عرض کیا کہ ابھی اطلاع آئی کہ مولانا کا انتقال ہو چکا ہے پھر صاحبزادوں نے اس حیرانی میں مزاج دریافت کرنے کی وجہ معلوم کی تو فرمایا ابھی میں مراقب تھا، کیا دیکھتا ہوں کہ شہر کے سارے راستے اس طرح روک دئے گئے ہیں جس طرح کسی بادشاہ کی آمد پر روک دیئے جاتے ہیں اور تمام ہجوم سڑکوں کے کنارے اس طرح کھڑا ہے جس طرح کسی اولوالعزم بادشاہ کا انتظار ہے میں ہجوم میں داخل ہوا اور دریافت کیا کہ تم لوگ کس کے انتظار میں کھڑے ہو تو جواب ملا کہ مولانا انوار اللہ فاروقی کا انتقال ہوگیا ہے اور جنازے میں آقائے نامدار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تشریف آوری ہونے والی ہے اس لئے ہم آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے استقبال کے لئے کھڑے ہیں اور شہر کے سارے راستے روک دیئے گئے ہیں۔ (روزنامہ منصف ص۳،۱۱/ اکتوبر ۱۹۹۶ء۔ بحوالہ بانی جامعہ نظامیہ کے علمی وروحانی واقعات ص۱۰/۱۱)

یہ واقعہ یقیناً شیخ الاسلام، عاشق رسول اللہ، عارف باللہ امام محمد انوار اللہ فاروقی رحمۃ اللہ علیہ بانی جامعہ نظامیہ کی زبردست روحانیت کا ثبوت اور عاشق رسول ہونے کی روشن دلیل ہے۔

نور کی شعائیں آسمان تک

حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی ایک مریدہ نجیبہ بیگم صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا کے تعلق سے مفتی محمد رکن الدین علیہ الرحمۃ والرضوان اپنی کتاب مطلع الانوار میں فرماتے ہیں حضرت مولانا محمد انواراللہ فاروقی علیہ الرحمۃ والرضوان کی ایک مریدہ ہیں جن کو مولانا سے رشتہ داری بھی تھی، کثرت ذکر سے ان کا قلب اتنا صاف ہوگیا تھا کہ ان کے انکشافات صحیح ہوتے تھے جس کا ذکر خود مولانا (شیخ الاسلام) نے بھی راقم (مفتی محمد رکن الدین) سے بارہا فرمایا تھا، اس لئے وصال کے بعد راقم (مفتی محمد رکن الدین) نے ان سے خواہش کی کہ آپ مولانا کے کچھ مراتب باطنی بیان فرمائیں تاکہ درج سوانح کروں۔ چنانچہ بی بی صاحبہ نے فرمایا میں نے جب کبھی مراقبہ میں مولانا کا تصور کیا ہے تو آپ کو اس حال میں دیکھا کہ" آپ حضرت سرور دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے روضہ پاک میں ہیں اور آپ کے دونوں ابرو سے نور کی زبردست شعائیں نکل کر آسمان تک جارہی ہیں" اور آپ بے خود ہیں۔ (مطلع الانوار۔ص84 فضیلت جنگ اکیڈمی حیدرآباد 2015ء)

حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری

نجیبہ بیگم صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا ہمیشہ فتوحات مکیہ کے حلقہ درس سے استفادہ کے لئے قریب کے ایک کمرے میں بیٹھتی اور سنتیں تھیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے بارہا حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حلقہ درس میں تشریف لاتے دیکھا ہے، کبھی کھڑے کھڑے ہی سماعت فرماتے کبھی بیٹھ بھی جاتے، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مولانا کا طرز تعلیم دیکھنا مقصود ہوتا تھا۔

(مطلع الانوار۔ص85 فضیلت جنگ اکیڈمی حیدرآباد 2015ء)

حضرت سرور دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت شیخ الاسلام علیہ الرحمۃ کا مقام ومرتبہ

نجیبہ بیگم صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا اپنا مکاشفہ بیان کرتی ہیں، ایک دفعہ "بروقت درس حضرت سردار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا کہ ایک دوسرے کمرے میں تشریف فرما ہیں اور مولانا (حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ) درس دے رہے ہیں۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی درس میں مصروف ہیں ایک اور دفعہ مولانا کسی اہم مسئلہ کو اچھی طرح سمجھا نہیں سکے بار بار رُک جاتے تھے تو میں نے دیکھا کہ یہاں سے حرم پاک تک ایک صاف راستہ ہے حضرت سرور دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم حطیم کعبہ میں تشریف فرما تدریس میں مشغول ہیں آپ کے رک جانے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حاضرین سے ارشاد فرمایا کہ آپ لوگ ذرا توقف کریں کہ اس وقت میرا بچہ حل مضمون سے قاصر ہوگیا ہے اور مولانا کی جانب توجہ فرمائی جب توجہ پاک سے مضمون حل ہوگیا تو رسول انور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نہایت مسرور ہوئے اور اپنے حلقہء درس کی جانب توجہ منعطف فرمائی۔

(مطلع الانوار۔ص85 فضیلت جنگ اکیڈمی حیدرآباد 2015ء)

تصرفات: حضرت شیخ الاسلام امام محمد انوار اللہ فاروقی علیہ الرحمۃ کا ایک ذاتی واقعہ ہے جو آپ کے ایک شاگرد مولوی عبدالصمد صاحب شاہنوازی کے ساتھ پیش آیا تھا۔ مفتی محمد رکن الدین نے اس واقعے کو انہی شاہنوازی صاحب کی زبانی اس طرح بیان کیا ہے۔

ایک رات میں سو رہا تھا اور مولانا (حضرت شیخ الاسلام) مطالعہ کتب میں مصروف تھے نیند میں یکا یک میرے قلب میں بے چینی محسوس ہوئی اور اس قدر شدت سے کہ میں سو نہیں سکا جب اٹھ کر بیٹھا ہوں تو مولانا نے فرمایا کہ تھوڑا سا پانی پلادو تعمیل حکم کے بعد جب لیٹا تو وہ بے چینی دفع ہو چکی تھی اور آرام سے سو گیا دوسرے روز صبح کو مولانا نے حلقہء درس کے بعد بعض مخصوص تلامذہ سے فرمایا کہ ''رات مجھے پیاس لگی دیکھا تو کوئی موجود نہیں تھا البتہ ایک صاحب سو رہے تھے خیال آیا کہ واقعات سے ثابت ہے کہ بزرگان دین تصرف قلبی سے اپنے ارادوں کو پورا کرلیا کرتے تھے اس لئے میں بھی سونے والے صاحب کے قلب پر اثر ڈالا چنانچہ وہ بیدار ہوئے اور میں ان سے پانی منگوا کر پی لیا۔ (مطلع الانوار۔ص 85 فضیلت جنگ اکیڈمی حیدرآباد 2015ء)

نجیبہ بیگم صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا پر جن کا اوپر ذکر آیا ہے اکثر جذبی کیفیت طاری ہوتی تھی۔ اور ایک دوسری کیفیت بھی طاری ہوتی تھی جو جلالی کیفیت کہلاتی ہے وہ مختلف بزرگانِ دین کی ہوتی تھی۔ تو وہ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ میں نے خیال کیا کہ مجھ پر مولانا علیہ الرحمہ کی جلالی کیفیت طاری ہے اس تصور کے ساتھ ہی مجھ پر ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ میں اس کو برداشت نہیں کر سکی۔ اس قدر بے چین اور تمام جسم میں سوزش شروع ہوئی کہ رات کاٹنی دو بھر ہوگئی۔ صبح کو جب مولانا تشریف فرما ہوئے تو میں نے بے تابانہ آپ کے پاس دوڑ گئی اس وقت مولانا نے اپنا رومال مجھ پر پھینک دیا جس سے میری سب کیفیت جاتی رہی اور سکون ہو گیا۔ (مطلع الانوار۔ص 86 فضیلت جنگ اکیڈمی حیدرآباد 2015ء)

کرامت بعد وصال

(۳) مفتی اعظم حضرت مفتی محمد رکن الدین علیہ الرحمۃ حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی بعد وصال کرامت کے ظہور کا واقعہ نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں جس وقت مولانا کی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی تو دفن کے لئے مقام کے انتخاب میں اختلاف پڑا۔ اکثر اصحاب کی رائے تھی کہ خاندانی قبرستان میں دفن کرنا چاہئے۔ راقم (مفتی محمد رکن الدین علیہ الرحمۃ) کا خیال تھا کہ اگر مدرسہ نظامیہ ہی میں دفن کئے جائیں تو بہتر ہے چنانچہ اکثر حضرات کی رائے کے خلاف جن میں ورثاء بھی شامل ہیں۔ مدرسہ نظامیہ ہی میں آپ کا دفن ہونا میری رائے میں آپ کے تصرفات میں سے ہے۔ اعلیٰحضرت میر عثمان علیخان خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ جو اس وقت بمبئی میں تشریف فرما تھے اجازت حاصل کرنے میں بہت دقتیں اٹھانی پڑیں جواب آنے میں اتنی تاخیر ہوئی کہ مایوسی ہوگئی تھی۔ کسی کو یہ خبر نہ تھی کہ مسجد سے جنازہ کہاں جائے گا۔ مگر یہ مولانا ہی کے تصرفات تھے کہ اجازت آہی گئی اور جنازہ بھی بغیر کسی کے کچھ کہے سُنے مدرسہ نظامیہ پہنچ گیا۔ گویا یہ مولانا کو پسند نہ آیا کہ تمام عمر جس قومی درس گاہ کی ترقی کے دھن میں رہے ہوں مرنے کے بعد اس سے دور رہیں۔ (مطلع الانوار۔ص 86 فضیلت جنگ اکیڈمی حیدرآباد 2015ء)۔